روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FR-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 13/اکتوبر 2011ء 14ذیقعد 1432 ہجری 13/اخاء 1390 ھش جلد 61-96 نمبر 235

قیام کی حالت میں نمازیں جمع کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ظہر وعصر اور مغرب وعشاء مدینہ میں بغیر کسی خوف یا بارش وغیرہ کے جمع کر کے ادا فرمائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ سے جب پوچھا گیا کہ کس غرض کے تحت نماز جمع کروائی تھی تو فرمایا کہ لوگوں کی سہولت کیلئے۔

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی الجمع بین الصلاتین فی الحضر حدیث نمبر:172)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

اول مرتبہ مومن کے روحانی وجود کا وہ خشوع اور رقت اور سوز و گداز کی حالت ہے جو نماز اور یاد الٰہی میں مومن کو میسر آتی ہے یعنی گدازش اور رقت اور فروتنی اور عجز و نیاز اور روح کا انکسار اور ایک تڑپ اور قلق اور تپش اپنے اندر پیدا کرنا اور ایک خوف کی حالت اپنے پر وارد کر کے خدائے عزوجل کی طرف دل کو جھکانا جیسا کہ اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے قد افلح المومنون.........یعنی وہ مومن مراد پا گئے جو اپنی نمازوں میں اور ہر ایک طور کی یاد الٰہی میں فروتنی اور عجز و نیاز اختیار کرتے ہیں اور رقت اور سوز و گداز اور قلب اور کرب اور دلی جوش سے اپنے رب کے ذکر میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ خشوع کی حالت جس کی تعریف کا اوپر اشارہ کیا گیا ہے روحانی وجود کی تیاری کے لئے پہلا مرتبہ ہے یا یوں کہو کہ وہ پہلا تخم ہے جو عبودیت کی زمین میں بویا جاتا ہے اور وہ اجمالی طور پر ان تمام قویٰ اور صفات اور اعضاء اور تمام نقش و نگار اور حسن و جمال اور خط و خال اور شمائل روحانیہ پر مشتمل ہے جو پانچویں اور چھٹے درجہ میں انسان کامل کے لئے نمودار طور پر ظاہر ہوتے اور اپنے دلکش پیرایہ میں تجلی فرماتے ہیں اور چونکہ وہ نطفہ کی طرح روحانی وجود کا پہلا مرتبہ ہے اس لئے وہ ایک آیت قرآنی میں نطفہ کی طرح پہلے مرتبہ پر رکھا گیا ہے اور نطفہ کے مقابل پر دکھایا گیا ہے یا وہ لوگ جو قرآن شریف میں غور کرتے ہیں سمجھ لیں کہ نماز میں خشوع کی حالت روحانی وجود کے لئے ایک نطفہ ہے اور نطفہ کی طرح روحانی طور پر انسان کامل کے تمام قویٰ اور صفات اور تمام نقش و نگار اس میں مخفی ہیں اور جیسا کہ نطفہ اس وقت تک معرض خطر میں ہے جب تک کہ رحم سے تعلق نہ پکڑے۔ ایسا ہی روحانی وجود کی یہ ابتدائی حالت یعنی خشوع کی حالت اس وقت تک خطرہ سے خالی نہیں جب تک کہ رحیم خدا سے تعلق نہ پکڑ لے۔ یاد رہے کہ جب خدا تعالیٰ کا فیضان بغیر توسط کسی عمل کے ہو تو وہ رحمانیت کی صفت سے ہوتا ہے۔ جیسا کہ جو کچھ خدا نے زمین و آسمان وغیرہ انسان کے لئے بنائے یا خود انسان کو بنایا۔ یہ سب فیض رحمانیت سے ظہور میں آیا۔ لیکن جب کوئی فیض کسی عمل اور عبادت اور مجاہدہ اور ریاضت کے عوض میں ہو وہ رحیمیت کا فیض کہلاتا ہے۔ یہی سنت اللہ بنی آدم کے لئے جاری ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ روحانی خزائن جلد21 ص188)

بیوت الحمد منصوبہ اور خدمت خلق

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے 1982ء میں بیت بشارت سپین کے افتتاح کے موقع پر بطور شکرانہ بیوت الحمد سکیم کا اعلان فرمایا۔ جس میں ابتدائی طور پر سو گھر تعمیر کر کے خدا کے حضور پیش کرنے تھے۔ اسی بیوت الحمد منصوبہ کے تحت بیوگان اور مستحقین کو حسب ضرورت رہائش کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ اس میں خدا نے برکت دی اور اس وقت تک ہر قسم کی سہولیات سے آراستہ بیوت الحمد کالونی میں 112 کوارٹرز تعمیر ہو چکے ہیں اور مزید اٹھارہ کوارٹرز آج کل زیر تعمیر ہیں۔ اسی طرح 700 سے زائد خاندانوں کی ان کے اپنے مکانوں کی تعمیر و توسیع کیلئے کروڑوں روپے کی امداد دی جا چکی ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔ احباب جماعت اس بابرکت تحریک میں زیادہ سے زیادہ مالی قربانی پیش فرمائیں۔ ایک مکمل مکان کی تعمیر کے اخراجات کم و بیش 14 لاکھ روپے ہوتے ہیں۔ ایک مکان کے پورے اخراجات سے لے کر حسب استطاعت آپ جو بھی مالی قربانی پیش فرمائیں مقامی جماعت کے نظام کے تحت یا براہ راست مدّ بیوت الحمد خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں ارسال فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(صدر بیوت الحمد منصوبہ)

وین برائے فروخت

ایک عدد ٹیوٹا Grand Cabin (وین) ماڈل 2004ء ملکیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان نہایت عمدہ حالت میں قابل فروخت ہے۔ برائے رابطہ مظفر احمد قمر

0321-6713023۔0333-6713023

8

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

طلباء جامعہ جرمنی کو ہدایات، سنگ بنیاد بیت الاحد اور اولڈ بوائز ایسوسی ایشن ٹی آئی کالج سے خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

24 ستمبر 2011ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چھ بجے بیت میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

سوا بارہ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ امیر صاحب جرمنی مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے دفتری ملاقات کی اور جماعت جرمنی کے مختلف معاملات، پروگرام اور امور پیش کر کے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہدایات حاصل کیں۔ یہ ملاقات ایک بجکر دس منٹ تک جاری رہی۔

طلباء جامعہ جرمنی کو ہدایات

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیت تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ایک مجلس تھی۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو صادق احمد صاحب نے کی اور بعدازاں اس کا اردو ترجمہ پیش کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جامعہ کے طلباء تفسیر صغیر کا مطالعہ بھی کرتے ہیں یا نہیں۔ اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ اس طرح معین تو نہیں ہے لیکن جو استاد قرآن کریم کا ترجمہ پڑھاتے ہیں وہ تفسیر صغیر سے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے ترجمہ قرآن سے تیاری کرتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تفسیر صغیر میں تاریخی تحقیق کے نوٹس مل جاتے ہیں۔ ان کا بھی طلباء کو علم ہونا چاہئے اور ان کا پتہ ہونا چاہئے۔ گرائمر وغیرہ کے بارہ میں بھی نوٹس مل جاتے ہیں کہ بعض الفاظ کا جو خاص ترجمہ اختیار کیا گیا ہے وہ کس لئے کیا گیا ہے، اس ترجمہ کی تائید میں جو ریفرنس ہے وہ نوٹ میں درج ہوتا ہے۔

بعدازاں درجہ ثالثہ کے طالبعلم اسامہ احمد نے آنحضرت ﷺ کی درج ذیل حدیث پیش کی۔

حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ ایک مرتبہ مجھے ملے اور مجھ سے فرمایا اے جابر کیا بات ہے میں آپ کو پراگندہ حال دیکھتا ہوں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرے باپ شہید ہو گئے ہیں اور بہت سا اہل و عیال اور قرض چھوڑ گئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں اس بات کی خوشخبری نہ سناؤں جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ سے ملاقات کی ہے۔ حضرت جابرؓ نے عرض کیا کیوں نہیں یارسول اللہ ﷺ۔ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کبھی بھی کسی سے کلام نہیں کیا مگر پردے کے پیچھے سے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے باپ کو زندہ کیا اور اس سے بے حجاب ہو کر کلام فرمایا اور کہا اے میرے بندے تم مجھ سے جو بھی مانگو میں تمہیں دوں گا۔ حضرت جابرؓ کے والد نے کہا اے میرے رب تو مجھے زندہ کر اور پھر دوبارہ میں تیرے دین کے رستے میں قتل کیا جاؤں اس پر اللہ تبارک و تعالیٰ نے فرمایا مجھ سے یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ مردے دنیا میں نہیں آسکتے۔

اس حدیث کے پیش ہونے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تین طلباء سے دریافت فرمایا کہ اس حدیث میں کیا کیا باتیں بیان ہوئی ہیں۔

اس کے بعد عزیزم مرتضیٰ منان نے حضرت مصلح موعود کا منظوم کلام ؎

تری محبت میں میرے پیارے ہر اک مصیبت اٹھائیں گے ہم
مگر نہ چھوڑیں گے تجھ کو ہرگز نہ تیرے در پر سے جائیں گے ہم

خوش الحانی کے ساتھ پیش کیا۔

بعدازاں شاہد ریاض صاحب نے دور اولین میں قربانیوں کی داستان کے عنوان سے تقریر کی۔ جس میں آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی قربانیوں کے واقعات بیان کئے اور آخر میں حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

''انہوں نے (یعنی کفار نے) دردناک طریقوں سے اکثر مسلمانوں کو ہلاک کیا اور ایک زمانہ دراز تک جو تیرہ برس کی مدت تھی ان کی طرف سے یہی کارروائی رہی اور نہایت بے رحمی کی طرز سے خدا کے وفادار بندے اور نوع انسان کے فخر ان شریر درندوں کی تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کئے گئے اور یتیم بچے اور عاجز اور مسکین عورتیں کوچوں اور گلیوں میں ذبح کئے گئے۔ ان کے خونوں سے کوچے سرخ ہو گئے پر انہوں نے دم نہ مارا، وہ قربانیوں کی طرح ذبح کئے گئے پر انہوں نے آہ نہ کی۔ خدا کے پاک اور مقدس رسول کو جس پر زمین اور آسمان سے بیشمار سلام ہے بارہا پتھر مار مار کر خون سے آلودہ کیا گیا مگر اس صدق اور استقامت کے پہاڑ نے ان تمام آزاروں کی دلی انشراح اور محبت سے برداشت کی''۔

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن جلد 17 ص 5)

اس کے بعد منصور احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کے عربی قصیدہ ؎

علمی من الرحمان ذی الآلاء
باللہ حزت الفضل لا بدھاء

سے منتخبہ چھ اشعار پیش کئے۔

ان اشعار کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے۔

☆ میرا علم خدائے رحمان کی طرف سے ہے جو نعمتوں والا ہے۔ میں نے خدا کے ذریعہ فضل الٰہی کو حاصل کیا ہے نہ کہ عقل کے ذریعہ۔

☆ ہم اس کے شکر کی منزلوں تک کیسے پہنچ سکتے ہیں کہ ہم اس کی ثناء کرتے ہیں اور ثناء کی طاقت نہیں۔

☆ خدا ہمارا مولیٰ ہے اور ہمارے کام کا متکفل ہے اس دنیا میں بھی اور فنا کے بعد بھی۔

☆ ہمارے لئے خوشخبری ہے کہ ہم نے مونس و غمخوار پالیا جو رب رحیم ہے اور غم و مصیبت کا دور کرنے والا ہے۔

اس کے بعد درجہ ثانیہ کے طالبعلم اسامہ احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود کا ابتلاء اور جانی قربانی کے حوالہ سے درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''اصل میں ابتلاؤں کا آنا ضروری ہے۔ اگر انسان عمدہ عمدہ کھانے، گوشت پلاؤ اور طرح طرح کے آرام اور راحت میں زندگی بسر کر کے خدا تعالیٰ کو ملنے کی خواہش کرے تو یہ محال ہے۔ بڑے بڑے زخموں اور سخت سے سخت ابتلاؤں کے بغیر انسان خدا تعالیٰ کو مل ہی نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) (العنکبوت:3) غرض بغیر امتحان کے تو بات بنتی ہی نہیں اور پھر امتحان بھی ایسا جو کہ کمر کو توڑنے والا ہو۔ ہمارے نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑھ کر مشکل امتحان ہوا تھا جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (-) (الم نشرح:4,3) جب سخت ابتلاء آئیں اور انسان خدا کے لئے صبر کرے تو پھر وہ ابتلاء فرشتوں سے جا ملاتے ہیں۔ انبیاء اسی واسطے زیادہ محبوب ہوتے ہیں کہ ان پر بڑے بڑے سخت ابتلاء آتے ہیں اور وہ خود ہی ان کو خدا تعالیٰ سے جا ملاتے ہیں۔ امام حسینؑ پر بھی ابتلاء آئے اور سب صحابہ کے ساتھ یہ معاملہ ہوا کہ وہ سخت سے سخت امتحان میں ڈالے گئے۔ گوشت اور پلاؤ کھانے سے اور آرام سے بیٹھ کر تسبیح پھیرتے رہنے سے خدا تعالیٰ کا ملنا محال ہے۔ صحابہؓ کی تسبیح تو تلوار تھی اگر آجکل کے لوگوں کو کسی جگہ اشاعت (دین) کے واسطے باہر بھیجا جاوے تو دس دن کے بعد تو ضرور کہہ دیں گے کہ ہمارا گھر خالی پڑا ہے۔ صحابہؓ کے زمانہ پر اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں نے ابتداء سے فیصلہ کر لیا ہوا تھا کہ اگر خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینی پڑ جائے تو پھر دے دیں گے۔ انہوں نے تو خدا تعالیٰ کی راہ میں مرنے کو قبول کیا ہوا تھا۔ جتنے صحابہؓ جنگوں میں جاتے تھے کچھ تو شہید ہو جاتے تھے اور کچھ واپس آجاتے تھے اور جو شہید ہو جاتے تھے ان کے اقرباء پھر ان سے خوش ہوتے تھے کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دی اور جو بچ آتے تھے وہ اس انتظار میں رہتے تھے اور شاکی رہتے کہ شاید ہم میں کوئی کمی نہ رہ گئی ہو جو ہم جنگ میں شہید نہیں ہوئے اور وہ اپنے ارادوں کو مضبوط رکھتے تھے اور خدا تعالیٰ کے لئے جان دینے کو تیار رہتے تھے جیسے فرمایا اللہ تعالیٰ نے (-) (الاحزاب:42)

سب سے زیادہ تقویٰ پر قدم مارنے والی، استقامت اور رضا کے نمونے دکھانے والی تو ہماری جماعت ہی ہے مگر ان میں سے بھی ابھی بہت ایسے ہیں جو دنیا کے کیڑے ہیں اور ایسے موقعہ پر میں ایک شعر سنا دیتا ہوں کہ ؎

ہم خدا خواہی و ہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

(ملفوظات جلد 5 ص 305)

بعدازاں محمود احمد صاحب نے ''دور آخر میں قربانیوں کی داستان'' کے عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد مرتضیٰ منان صاحب اور دو طلباء نے مل کر کورس کی صورت میں درج ذیل ترانہ پیش کیا۔ ؎

خلافت کے امیں ہم ہیں امانت ہم سنبھالیں گے
جو نعمت چھن چکی پہلے وہ نعمت ہم سنبھالیں گے

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درجہ ثالثہ کے طلباء سے دریافت فرمایا کہ آپ کو کونسا مضمون زیادہ پسند ہے۔ ایک طالبعلم نے

جواب دیا کہ قرآن کریم ہے اس کے بعد علم کلام ہے۔

حضور انور کے دریافت فرمانے پر طالبعلم نے بتایا کہ قرآن کریم کے ترجمہ میں سورۃ احزاب ہم نے ابھی ختم کی ہے اور ہم بائیسویں پارہ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہم اس وقت آٹھ مضامین پڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پرنسپل صاحب جامعہ جرمنی سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا۔ تیسری کلاس میں طلباء کا رجحان نوٹ ہونا چاہئے۔ جب اساتذہ پڑھا رہے ہوتے ہیں اور جب سٹاف میٹنگ ہوتی ہے تو اس میں رجحان نوٹ کررہے ہوتے ہیں کہ کس کس بچے کا کیا رجحان ہے؟

حضور انور نے فرمایا رجحان نوٹ کرتے رہنا چاہئے۔ پھر ان کے مضامین کے نمبرز بھی دیکھا کریں۔ صرف زبانی ہی جائزہ نہ لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ جرمن زبان کس کی اچھی ہے۔ اس پر پرنسپل صاحب نے بعض طلباء کے نام بتائے کہ ان کی جرمن زبان اچھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بلغارین طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کی یہاں جامعہ کی لائبریری میں کوئی بلغارین اخبار یا رسالہ آتا ہے۔ اس پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ جماعت کا جو رسالہ شائع ہوتا ہے وہ لائبریری میں آتا ہے۔ بلغاریہ سے آنے والے دونوں طلباء نے بتایا کہ ہم آپس میں بلغارین زبان میں بات کرتے ہیں اور انٹرنیٹ سے بلغارین اخبار بھی پڑھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال جامعہ میں داخل ہونے والے درجہ ممہدہ کے طلباء سے دریافت فرمایا کہ کتنے ہیں جو ماں باپ کی مرضی سے آئے ہیں اور کتنے ہیں جو اپنی مرضی سے آئے ہیں۔ اس پر سب طلباء نے ہاتھ کھڑا کرکے بتایا کہ وہ جامعہ میں اپنی مرضی سے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پرتگال سے آنے والے طالبعلم کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنی زبان پالش کرو۔ زبان اتنی اچھی ہونی چاہئے کہ ترجمہ کرسکو۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پرتگال زبان میں جو لٹریچر چھپا ہوا ہے وہ لاکر اپنی لائبریری میں رکھیں اور پرتگال زبان میں رسالے پڑھتے رہا کریں اور اپنی زبان اچھی کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوئٹزرلینڈ سے آنے والے ایک طالبعلم سے دریافت فرمایا کہ سوئٹزرلینڈ میں تو جرمن زبان زیادہ نہیں بولی جاتی بلکہ وہ اپنی لوکل زبان بولتے ہیں۔ ان کے لوکل ڈائیلاگ جرمن زبان سے مختلف ہیں۔ اس پر طالبعلم نے عرض کیا کہ ان کا جو لوکل Accent ہے وہ جرمن زبان سے ملتا جلتا ہے۔ تھوڑا ہی الگ ہے۔

فرانس سے آنے والے ایک طالبعلم سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرنچ زبان کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ طالبعلم نے بتایا کہ فرانس میں چار سال فرنچ پڑھنے کا موقع ملا ہے۔ اس سے قبل بیلجیئم میں تھا اور وہاں سات سال تک Flamish زبان پڑھی ہے۔

سوئٹزرلینڈ سے آنے والے ایک اور طالبعلم نے بتایا کہ میں نویں کلاس پاس کرکے آیا ہوں۔ حضور انور کے استفسار پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ سوئٹزرلینڈ کے نظام تعلیم کے مطابق ان کی نویں کلاس، ہماری جرمنی کی دسویں کلاس کے برابر ہے۔ یہاں ایک سال زیادہ لگتا ہے۔ حضور انور کے دریافت فرمانے پر پرنسپل صاحب نے بتایا کہ یہ طالبعلم چیکنگ اور داخلہ کے لئے انٹرویو میں جو ہمارا معیار تھا اس پر پورا اترتا تھا۔ اس لئے اس کو داخلہ دے دیا گیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ امیر صاحب جرمنی کا یہ خیال ہے کہ معیار اونچا ہونا چاہئے۔ یہاں جرمن لڑکے جو آبی ٹور کرکے آئیں انہیں لیا جائے۔ خواہ پانچ چھ ہی آجائیں۔ بڑے ہیں۔ ہم نے کوئی صرف تعداد نہیں بڑھانی۔

پرنسپل صاحب نے بتایا کہ بعض طلباء آبی ٹور کرکے آئے ہیں لیکن وہ ان طلباء سے جو آبی ٹور کرکے نہیں آئے پڑھائی میں کم ہیں اور یہ آبی ٹور نہ کرنے والے زیادہ اچھا پڑھائی میں چل رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا جو معیار ہے اس کو دیکھ لیا کریں۔ کچھ ایسے لڑکے ضرور لیا کریں جن کی جرمن زبان بھی اچھی ہو اور معیار بھی۔ زبان کا یہ معیار چند ایک میں ضرور رکھیں۔ باقی اس کے علاوہ اور بھی دیکھنے والی چیزیں ہوتی ہیں۔ چند ایک ہر بیچ میں ایسے ہونے چاہئیں جن کو زبان بھی اچھی طرح آتی ہو۔ باقی اخلاص ہو تو دعوت الی اللہ ہو ہی جاتی ہے یہی میں نے دیکھا ہے۔

حضور انور نے فرمایا ابھی جامعہ والوں سے اور بھی بہت سارے کام لینے ہیں۔ کیا پتہ یہاں ان کو جرمن زبان بھی آتی ہو اور فارغ ہوں تو ان کو کسی فرنچ ملک میں بھیج دیا جائے یا ایسے ملک میں جہاں سواحیلی بولی جاتی ہے۔ اتنے لوگ تو جرمنی میں نہیں کھپائے جاسکتے۔ ظاہر ہے ان میں سے بہت ساروں کو افریقہ بھی بھیجنا پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا جامعہ یو۔کے میں جرمنی کا ایک لڑکا پڑھ رہا ہے وہ پاکستان گیا تو کہتا ہے کہ وہاں چھپکلیاں اتنی تھیں۔ کمرے کی چھت پر چھپکلیاں پھر رہی تھیں۔ میں ان کو دیکھ کر ڈرتا رہا۔ اس کے بعد جامعہ احمدیہ ربوہ کی بیت میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آجکل وہاں گرمیاں ہیں تو اس موسم میں مینڈک باہر سے آجاتے ہیں۔ اچھلتے ہوئے بیت میں بھی آگئے ہوں گے۔ میرا خیال ہے باہر صحن میں نماز پڑھ رہا ہوگا۔ کہتا ہے ایک مینڈک سامنے آگیا میری جان نکل رہی تھی۔ کبھی میں دائیں ہوں اور کبھی بائیں ہوں۔ نماز کی طرف توجہ کم تھی، مینڈک کی طرف زیادہ تھی۔ حضور انور نے فرمایا افریقہ میں نماز پڑھتے ہوئے، سجدہ کرنے لگو تو بچھو بھی سامنے آجاتے ہیں۔ اس لئے ہمت کرنی پڑے گی۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا جب حضور غانا میں تھے تو اس وقت وہاں گندم نہیں اگتی تھی تو حضور نے وہاں پہ گندم کاشت کی۔

اس پر حضور انور نے فرمایا گندم تو اب بھی نہیں اگتی۔ تجربہ کرنا تھا وہ میں نے کرکے دکھا دیا کہ گندم اگ سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے فائدہ اٹھایا نہ کسی اور نے۔

ایک طالبعلم نے سوال کیا کہ حضرت اقدس مسیح موعود کی تین انگوٹھیاں تھیں جو کہ بعد میں اولاد میں بانٹی گئیں جس میں سے ایک حضور کے پاس ہے۔ حضور کے والد صاحب نے یہ فیصلہ کس طرح کیا تھا کہ وہ انگوٹھی حضور کو ملے اور جو تیسری انگوٹھی ہے وہ اس وقت کہاں ہے جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو ملی تھی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تین انگوٹھیاں تھیں۔

حضرت اماں جان نے اپنے تینوں بیٹوں کو دے دی تھیں۔ الیس اللہ (-) کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس اور جو دوسرا الہام تھا ''اذکر نعمتی'' وہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے پاس اور ''مولیٰ بس'' ان کے تیسرے چھوٹے بیٹے (حضرت مرزا شریف احمد صاحب) کے پاس آئی تھی۔

حضور انور نے فرمایا جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے پاس تھی میں کئی دفعہ بیان کرچکا ہوں کہ خلافت کے پاس رہے گی۔ دوسری انگوٹھی جو حضرت مرزا بشیر احمد کے پاس تھی وہ آپ نے اپنی زندگی میں ہی اپنے بڑے بیٹے حضرت مرزا مظفر احمد صاحب کو دے دی تھی اور وہ ان کے پاس ہی تھی۔ ان کی اپنی تو اولاد کوئی نہ تھی۔ ان کے لے پالک بیٹے طاہر احمد جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے نواسے اور چوہدری فتح محمد صاحب سیال جو انگلستان کے مربی سلسلہ رہے ہیں کے پوتے ہیں، آجکل ان کے پاس ہے۔ تیسری انگوٹھی جو مولیٰ بس والی ہے۔ وہ میری والدہ نے مجھے دی تھی۔ والد صاحب کی وفات کے بعد ان کا خیال تھا کہ جو واقف زندگی ہوگا اس کو دوں گی تو اس وقت وہ میں ہی تھا، تو اس وقت سے یہ ملی ہوئی ہے۔ سفروں میں یا اکثر مجلسوں میں پہن لیتا ہوں۔ آج بھی میں نے دونوں پہنی ہوئی ہیں تو بس مختصر جواب یہی ہے۔

حضور انور نے ایک طالبعلم سے فرمایا حضرت اقدس مسیح موعود کی کتاب اپنے زائد مطالعہ میں نہیں رکھی ہوئی؟ حضور انور نے فرمایا اپنے وقت کو تقسیم کریں اور مطالعہ کے لئے وقت نکالیں۔ چھوٹی چھوٹی جتنی کتابیں پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جامعہ احمدیہ یو۔کے میں ایک لڑکا ہے اس نے روحانی خزائن پڑھنی شروع کی۔ اب خامسہ میں ہوا ہے یا خامسہ پاس کی ہے تو اس نے روحانی خزائن 23 جلدیں ساری پڑھ لی ہے اور تفسیر کبیر کی بھی آٹھ جلدیں پڑھ لی ہیں۔

طلباء جامعہ کا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاس کا یہ پروگرام دو بجکر بیس منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں سب طلباء جامعہ نے گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ امسال نئی داخل ہونے والی کلاس درجہ ممہدہ نے اپنی کلاس کی علیحدہ تصویر بنوانے کا شرف بھی پایا۔ بعدہ تمام طلباء جامعہ اور اساتذہ کرام کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شرف مصافحہ بخشا۔

اعلان نکاح میں شرکت

دو بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی نے درج ذیل دو نکاحوں کا اعلان کیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

(i) عزیزہ عظمیٰ احمد صاحبہ بنت مکرم حنیف احمد ملک صاحب کا نکاح عزیزم ذیشان بابر احمد صاحب ابن مکرم سعید احمد صاحب کے ساتھ طے پایا

(ii) اور دوسرا نکاح عزیزہ عائشہ صدیقہ ثاقب صاحبہ بنت مکرم عبدالمنعم صاحب کا نکاح عزیزم ناصر احمد ثاقب ابن مکرم محمود احمد ثاقب کے ساتھ طے پایا۔

اعلان نکاح کے بعد آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کرائی۔

بعد ازاں تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

سنگ بنیاد بیت الاحد

آج پروگرام کے مطابق Limburg شہر میں بیت الاحد کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔

چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور Limburg کے لئے روانگی ہوئی۔ قریباً پینتالیس منٹ کے سفر کے بعد پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی Limburg تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور بچے بچیاں اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو

احباب جماعت نے نعرے بلند کئے اور بچوں اور بچیوں نے خیر مقدمی دعائیہ گیت پیش کئے۔ مقامی صدر جماعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو خوش آمدید کہتے ہوئے شرف مصافحہ حاصل کیا۔

شہر Limburg کے میئر نے آج کی اس تقریب کے لئے اپنا نمائندہ بھجوایا تھا۔ اس نمائندہ نے بھی مصافحہ کی سعادت پائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں باقاعدہ تقریب کا آغاز ہوا۔

امیر جرمنی کا ایڈریس

تلاوت قرآن کریم اور اس کے اردو اور جرمن زبان میں ترجمہ کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

Limburg شہر جرمنی کے صوبہ Hessen میں بہنے والے دریا Lahn کے کنارے پر آباد ہے۔ زراعت کے لحاظ سے اس شہر کی زمین بہت زرخیز ہے۔ اس شہر کے گردونواح میں ایک پہاڑی سلسلہ ہے جہاں 800ء میں ایک قلعہ تعمیر کیا گیا۔ تاریخی لحاظ سے اس شہر کا ذکر 910ء میں ملتا ہے جب اس وقت کے شہنشاہ نے اس علاقہ میں ایک گرجا بنانے کا ارادہ کیا۔

Limburg شہر میں جماعت احمدیہ کی بنیاد 1984ء میں پڑی۔ اس وقت صرف پانچ افراد پر مشتمل جماعت تھی اور مکرم مبارک احمد صاحب اس جماعت کے پہلے صدر تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہاں کی تجنید دوسو کے قریب ہے۔ یہاں کی جماعت ترقی کر رہی ہے اور شہر کی مقامی انتظامیہ سے اس کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔

بیت کی تعمیر کے لئے خریدے جانے والے قطعہ زمین کا رقبہ 1809 مربع میٹر ہے اور یہ پلاٹ 2008ء میں ایک لاکھ اسی ہزار یورو کی لاگت سے خریدا گیا۔ اس پلاٹ کے ایک حصہ میں لکڑی کی ایک عمارت پہلے سے تعمیر شدہ ہے۔ جسے اس وقت مقامی جماعت بطور نماز سنٹر اور اپنے جماعتی مرکز کے لئے استعمال کر رہی ہے۔

امیر صاحب جرمنی کے ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس تقریب سے خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

الحمد للہ کہ آپ کو، اس شہر کے لوگوں کو، آج یہاں بیت کی بنیاد رکھنے کی توفیق مل رہی ہے۔

بیوت کی بنیاد کا اصل مقصد ایک خدا کی عبادت کے لئے ایک گھر کی تعمیر کرنا اور اس عمارت میں، اس گھر میں، عبادت کے لئے آنے والوں کا اپنے واحد خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک ہو کر زندگیاں گزارنا ہے۔

پس بیوت کی بنیاد جہاں ایک خدا کی عبادت کی طرف توجہ دلاتی ہیں وہاں عبادت گزاروں کے ایک ہونے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہیں اور ہر قسم کی رنجشیں، کدورتیں، اختلافات کو دور کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔

یہ بیوت ان لوگوں کے لئے امن اور بھائی چارے کا ایک سمبل ہوتی ہیں جو اس میں آکر عبادت کرتے ہیں۔ یہ ایک سمبل ہیں ان لوگوں کے لئے بھی جو اس ماحول میں رہنے والے ہیں لیکن عبادت کے اس طریق کو نہیں جانتے جو اس بیت میں آنے والے کرتے ہیں۔

پس اس مقصد کو یہاں کے رہنے والے باشندوں کو احمدیوں کو اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ یہاں اس علاقہ کے لوگوں کو آپ نے یہ پیغام دینا ہے۔ اگر بعض دفعہ ایسے خیالات اردگرد کے ماحول میں پیدا ہو جاتے ہیں کہ شاید بیت بن رہی ہے تو اس علاقہ کا امن یا سکون جو ہے وہ متاثر نہ ہو، ڈسٹرب نہ ہو۔ لیکن مجھے امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ جب بیت بنے گی اور اس میں آنے والے عبادت گزار اپنے نمونے دکھائیں گے تو یہ شکوک و شبہات دور ہو جائیں گے اور ان کو دور کرنا آپ لوگوں کا ہی کام ہے۔

امیر صاحب نے جس طرح بیان کیا کہ یہاں اس جگہ پولیس Hut تھی۔ پولیس کی جگہ ہے۔ اس لحاظ سے محفوظ بیوت میں سے ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں یہ اس وجہ سے محفوظ بیت نہیں ہے۔ بلکہ یہاں بیت کا بننا اس علاقہ کی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔ دنیا کو یہ پیغام جائے گا کہ یہ پولیس والے تو دنیاوی قانون کے تحت، اس کی پابندی کروانے والے ہیں یا دنیاوی قوانین جو ہیں وہ تمہیں پابند کرتے ہیں کہ پُرامن رہو، نہیں تو سزا ملے گی۔ لیکن بیوت ہمیں یہ پیغام دیتی ہیں کہ تم وہ لوگ ہو جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں اور بندے کا حق ادا کرنے والے بھی ہیں۔

پس جہاں حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہوگی نہ کہ حقوق غصب کرنے کی طرف، وہاں نہ کسی پولیس کی ضرورت ہوتی ہے نہ کسی خوف اور خطرے کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ وہی لوگ علاقہ کے امن کی ضمانت بن جاتے ہیں۔

پس آپ لوگوں کی یہاں بیت کی بنیاد اور اس کی تعمیر کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ اس علاقہ کے لوگ دیکھیں گے کہ یہ علاقہ اگر کسی لحاظ سے پہلے محفوظ تھا تو اب اس سے بڑھ کر محفوظ ہو گیا اور ہم تو اس پیغام کے ماننے والے ہیں جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے جنگ کرنے والوں کو اس لئے روکنا ہے کہ اگر ان کفار کے ہاتھ کو کھلی چھٹی دے دی تو یہ تمہارے جتنے عبادت کرنے والے لوگ ہیں۔ چاہے وہ یہودی ہیں، عیسائی ہیں، ہندو ہیں یا کسی اور مذہب کے ہیں ان کو بھی عبادت کرنے نہیں دیں گے اس لئے تمہیں یہ اجازت دی جاتی ہے کہ ایسے قانون شکن لوگوں کے ہاتھوں کو روکو، اس لئے نہیں کہ تم نے اپنی بیت بچانی ہے بلکہ اس لئے کہ تم نے علاقہ کے مختلف مذاہب کے لوگ جو یہاں رہتے ہیں ان کی عبادت گاہوں کی بھی حفاظت کرنی ہے۔

پس یہ بیت ہر لحاظ سے، ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ایک حفاظت کا مینار اور سمبل بنے گی۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اب میرا خیال ہے کہ بنیاد رکھی جائے گی اور بنیاد کے وقت ہی جو بنیادی اینٹیں رکھی جانی ہیں اس کے بعد ہی انشاء اللہ تعالیٰ دعا ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب پانچ بجکر بیالیس منٹ تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس جگہ تشریف لے گئے جہاں بیت الاحد کا سنگ بنیاد رکھا جانا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنیادی اینٹ دعاؤں کے ساتھ نصب فرمائی۔ اس کے بعد علی الترتیب درج ذیل جماعتی عہدیداران اور احباب کو ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت عطا ہوئی۔

مکرم عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب (امیر جماعت جرمنی)، عبدالماجد طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)، مکرم حیدر علی ظفر صاحب مربی انچارج جرمنی، مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، مکرم طاہر احمد صاحب (ریجنل مربی سلسلہ)، مکرم عبدالرحمٰن مبشر صاحب (صدر مجلس انصار اللہ جرمنی)، مکرم حافظ مظفر عمران صاحب (صدر مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی)، مکرمہ امۃ الحی صاحبہ (صدر لجنہ اماء اللہ جرمنی)، مکرم ملک سکندر حیات صاحب (نیشنل سیکرٹری تربیت)، مکرم طاہر محمود صاحب (صدر جماعت Limburg)، مکرم مبارک احمد صاحب (جنرل سیکرٹری جماعت Limburg)، مکرم غلام محی الدین صاحب زعیم انصار اللہ لمبرگ، مکرم عظمت اللہ چٹھہ صاحب (قائد مجلس خدام الاحمدیہ لمبرگ)، مکرمہ شاہدہ نصرت صاحبہ (صدر لجنہ لمبرگ)

علاوہ ازیں واقفین نو میں سے درج ذیل دو بچوں نے بھی ایک ایک اینٹ رکھنے کی سعادت پائی۔

عزیزہ ہالہ رفعت (واقفہ نو)، عزیزم اطہر Jaqoob Grun (واقف نو)

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے دوران احباب جماعت زیر لب "ربنا تقبل منا ......کی دعا کا ورد کرتے رہے۔ سنگ بنیاد کی یہ تقریب پانچ بجکر پچاس منٹ پر اپنے اختتام کو پہنچی۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت نے ریفریشمنٹ کا انتظام کیا ہوا تھا۔

مہمانوں میں میئر کے نمائندہ کے علاوہ یہاں کی لوکل پولیس کے ایک افسر بھی آئے ہوئے تھے۔

میئر کے نمائندہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سن کر کہا کہ "اگرچہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں لیکن آج جو باتیں خلیفۃ المسیح نے کی ہیں وہ سب سچی اور صحیح ہیں اور خدا کے وجود کا پتہ دیتی ہیں"۔

ریفریشمنٹ کے پروگرام کے بعد جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مارکی سے باہر تشریف لائے تو ایک غیر احمدی ترکش دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور اپنے بیمار بیٹے کے لئے دعا کی درخواست کی۔

موصوف نے بعد میں بتایا کہ میری بڑی دیر سے یہ خواہش تھی کہ خلیفۃ المسیح کا چہرہ دیکھوں اور ان سے بات کروں۔ آج میں اسی نیت سے آیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے میری آرزو پوری کردی ہے۔ آج میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھ لیا ہے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں پیش کیں۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اس دوران بچے بھی ایک قطار میں کھڑے ہو چکے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچوں کو بھی چاکلیٹ عطا فرمائے۔

جماعتی سنٹر کا معائنہ

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس عمارت میں تشریف لے گئے جو اس قطعہ زمین کے ایک حصہ پر پہلے سے بنی ہوئی ہے اور اس وقت بطور جماعتی سنٹر استعمال ہو رہی ہے۔ حضور انور نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔

معائنہ کے بعد لوکل مجلس عاملہ کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقعہ پر موجود تمام احباب جماعت کو شرف مصافحہ سے نوازا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور سوا چھ بجے یہاں سے واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔

واپسی پر انتظامیہ نے راستہ تبدیل کیا تھا اور موٹروے کی بجائے چھوٹی سڑکیں اور تنگ راستے اختیار کئے گئے جو بہت خوبصورت وادیوں،

سرسبزوشاداب پہاڑوں اور گھنے جنگلوں کے درمیان سے گزرتے ہیں۔ یہ سارا علاقہ بہت خوبصورت ہے۔

ان سرسبزوشاداب وادیوں اور ان میں آباد دیہاتوں اور قصبوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے سات بجکر بیس منٹ پر پہاڑ کے اوپر ایک بہت ہی پُرفضا مقام Feldberg آمد ہوئی۔ یہ جگہ 860 میٹر بلند ہے اور یہاں بعض دیگر عمارات کے علاوہ ایک ہوٹل بھی بنا ہوا ہے۔ سردیوں میں یہ علاقہ برف کے نیچے دب جاتا ہے اور بہت سے لوگ یہاں برف پر سلائیڈنگ کے لئے آتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے ہوٹل کی بالکونی میں تشریف فرما رہے۔ یہاں سے کھلی فضا میں علاقہ کی خوبصورتی کا نظارہ کیا جاسکتا ہے۔

سات بجکر چالیس منٹ پر یہاں سے فرینکفرٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے فرینکفرٹ کا فاصلہ مختلف راستوں سے 15 سے 20 کلومیٹر کے درمیان ہے۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔

سوا آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کرکے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

تقریب اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جرمنی) تعلیم الاسلام کالج ربوہ

آج تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن (جرمنی) نے ایک تقریب اور سالانہ ڈنر کا اہتمام بیت السبوح کے ایک ہال میں کیا تھا۔

پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس تقریب میں شمولیت کے لئے تشریف لائے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مرزا عمر محمود صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم عرفان احمد خان صاحب صدر اولڈ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن نے اپنی سالانہ رپورٹ پیش کرتے ہوئے بتایا۔

سالانہ رپورٹ

اس ایسوسی ایشن کی بنیاد 12 جولائی 2005ء کو حضور انور کی منظوری سے رکھی گئی۔ اب یہ اپنی حیات کے چھ سال پورے کرچکی ہے۔ 12 جون 2006ء وہ خوش نصیب دن تھا جب کالج کے سابق طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مل بیٹھنے کا موقع ملا۔ آج ازراہ شفقت حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمیں دوسری بار اس اعزاز سے سرفراز فرمایا ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ۔

ان چھ سالوں میں ہماری پالیسی رہی کہ ہر سال ایک سالانہ ڈنر منعقد کیا جائے۔ حضور کی نصیحت کے مطابق تمام تقاریب میں بچوں کو ساتھ لے کر آنے کی تلقین کی جاتی رہی تا وہ بھی اپنے آباء و اجداد کی سیرت، سبق آموز اور مشعل راہ واقعات سے آگاہی حاصل کریں۔ لیکن بچوں کی حاضری کبھی بھی حوصلہ افزا نہیں رہی۔

بعض اساتذہ جو بہت سی خوبیوں کے مالک تھے ان کی یاد میں ایک تقریب منعقد کی گئی جس میں گیارہ مضامین پڑھے گئے۔

مکرم قاضی محمد اسلم صاحب، پروفیسر عطاء الرحمٰن صاحب، پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب، چوہدری شریف خالد صاحب، پروفیسر نصیر احمد خان صاحب، پروفیسر محبوب عالم خالد صاحب، پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی سیرت پر تفصیلی مضامین ہمارے پاس جمع ہوچکے ہیں جو ایک کتاب کا حجم رکھتے ہیں۔

ایسوسی ایشن کی ویب سائٹ مقبولیت حاصل کررہی ہے۔ پوری دنیا سے آنے والے خطوط ویب سائٹ پر موجود ہیں۔ ویب سائٹ کے 37 سیکشن کالج کے قیام کی غرض و غایت، کالج کے اساتذہ، کالج کی یادیں، فنکشنز، سوسائٹیز، فضل عمر ہوسٹل، ٹک شاپ وغیرہ پر مشتمل ہیں۔

ویب سائٹ پر کی جانے والی تمام تر محنت محترم پروفیسر حمید احمد چوہدری کا کارہائے نمایاں ہے۔

ویب سائٹ پر موجود ایک غیر از جماعت دوست، سابق ممبر قومی اسمبلی پاکستان کے خط کا ایک حصہ پیش کرتے ہوئے بتایا۔

گورنمنٹ کالج لائلپور میں کئی سال ضائع کرنے کے بعد میں نے ٹی آئی کالج ربوہ میں داخلہ لیا۔ یہ فیصلہ میری زندگی کا اہم موڑ ثابت ہوا۔ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے احسانوں کو کبھی نہیں بھلا سکتا جنہوں نے ایک شفیق باپ کی طرح میرا خیال رکھا۔ میں لائلپور شہر کی گہما گہمی کا عادی تھا۔ ربوہ اس وقت ایک صحرائی گاؤں سے زیادہ نہ تھا۔ نہ کوئی ہوٹل، نہ سینما، نہ میوزک، لیکن ماحول بوریت کا نہ تھا۔ ایک علمی، روحانی اور باہم محبت کی فضا تھی جس نے مجھے بے حد متاثر کیا۔ یہ قصبہ دینی رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ لیکن مذہبی ہوتے ہوئے بھی سیکولر تھا۔ میں احمدی نہ تھا۔ اب بھی نہیں ہوں۔ مجھے کبھی بھی یہ احساس نہیں ہوا کہ میں ...... میں نہیں ہوں بلکہ محسوس ہوتا تھا کہ میں اپنے سے بہتر ...... میں ہوں۔ اس ماحول نے میری زندگی میں ایک انقلاب پیدا کردیا۔

میں اپنے سبھی اساتذہ کا ممنون ہوں۔ جنہوں نے بہت ہی محبت سے مجھے پڑھایا۔ مگر میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد پرنسپل کی شفقتوں کا ایک بار پھر ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس وقت کے سبھی دوست آج بھی میرے دوست ہیں۔

میں سات سال تک سیاست کے ایوانوں میں گھوما ہوں۔ میں نے نہ صرف اپنے سیاسی بلکہ مذہبی راہنماؤں کی منافقت کو قریب سے دیکھا ہے اے کاش! وہ تعلیم الاسلام کالج سے فیضیاب ہوتے۔

صدر صاحب ایسوسی ایشن نے اپنا ایڈریس جاری رکھتے ہوئے مزید بتایا کہ 2010ء میں ایسوسی ایشن کی پانچ سالہ کارکردگی کی رپورٹ ''المنار'' کے نام سے شائع کی گئی۔

جون 2007ء میں حضور انور کی منظوری سے دس مستحق طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں کے لئے ڈیڑھ لاکھ روپے سالانہ نظارت تعلیم کو بھجوانے کا وعدہ کیا جس پر باقاعدگی سے عمل کیا جارہا ہے۔ اولڈ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن میں ہم وہ واحد ہیں۔ جن پر حضور انور نے دوسری بار خصوصی شفقت فرمائی ہے۔ پس ہمیں اس اعزاز کی قدر کرنا چاہئے اور 31 دسمبر 2011ء سے قبل مزید پچاس ہزار روپے نظارت تعلیم کو بھجوا کر قدردانی کا ثبوت دینا چاہئے۔

اس کے بعد پروفیسر حمید احمد خان صاحب نے اپنا مختصر ایڈریس پیش کیا۔

پروفیسر حمید احمد خان کا ایڈریس

پروفیسر حمید احمد خان صاحب نے بتایا کہ میں نے آج کی اس تقریب کے حوالہ سے تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے سابق پروفیسرز صاحبان مکرم مرزا خورشید احمد صاحب (ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب (وکیل اعلیٰ تحریک جدید ربوہ)، مکرم چوہدری محمد علی صاحب (وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ) اور پروفیسر ڈاکٹر سلطان محمود شاہد صاحب سے بذریعہ فون رابطہ کیا کہ اس طرح ہم تقریب کا انعقاد کررہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی اس تقریب میں رونق افروز ہورہے ہیں۔ آپ اس تقریب کے حوالہ سے اپنا پیغام بھجوائیں۔ تو اس پر کالج کے ان چاروں بزرگ اساتذہ کا یہی پیغام تھا کہ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس پروگرام میں تشریف لا رہے ہیں تو پھر ہمارے پیغام کے کیا معنی؟ بس نہایت ادب سے ہمارا اسلام حضور کو پہنچائیں اور ہمیں دعاؤں میں یاد رکھیں۔

ملک لال خان صاحب امیر جماعت کینیڈا کا ذکر کرتے ہوئے پروفیسر حمید صاحب نے بتایا کہ وہ جب تعلیم الاسلام کالج میں پڑھا کرتے تھے تو اس وقت احمدی نہیں تھے اور غیر احمدی طلباء کی امامت کروایا کرتے تھے۔ بعد میں انہیں قبول احمدیت کی توفیق عطا ہوئی اور آج وہ اللہ کے فضل سے جماعت کینیڈا کے ''امیر جماعت'' ہیں۔

پروفیسر حمید صاحب نے اس بات کا بھی ذکر کیا کہ چند سال قبل جو ہم نے دس طلباء کے اخراجات اٹھانے کا وعدہ کیا تھا وہ اخراجات اب کئی گنا بڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ہمیں اب نظر ثانی کرکے رقم بڑھانی چاہئے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا:۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

ایک لمبے عرصے سے کہ جب سے اس ایسوسی ایشن کا آغاز ہوا اس کے بعد جب بھی میرا جرمنی کا دورہ ہوتا تھا تو مکرم عرفان خان صاحب کی طرف سے اور چوہدری حمید صاحب کی طرف سے ہمیشہ یہی مطالبہ ہوتا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ ایک میٹنگ کرنا چاہتے ہیں، اکٹھے ہونا چاہتے ہیں، Get Together کرنا چاہتے ہیں، لیکن بہرحال بعض وجوہات کی وجہ سے، مصروفیات کی وجہ سے وقت نہیں ملتا رہا، آخر آج انہوں نے مجھے قابو کرلیا ہے اور کیونکہ اس دفعہ کچھ نسبتاً لمبا دورہ تھا اس لئے کسی قسم کا عذر نہیں تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ایسوسی ایشن کو قائم ہوئے چھ سال ہوگئے ہیں۔ انسانی زندگی کے لحاظ سے تو یہ ابھی نوزائیدہ بچہ کی طرح تھی جو چند مہینے کا ہوتا ہے جو تین چار سال تک Infant کہلاتا ہے بلکہ اس سے نکل کے اب بچپنے میں تو داخل ہوگئی ہے لیکن یہ بچپنا ان لوگوں کا ہے جن کی داڑھیاں بھی سفید ہوچکی ہیں۔ اس لئے آپ کا جو معیار ہے وہ بچپنے کا معیار نہیں رہنا چاہئے بلکہ اس چھ سال میں آپ کو بہت آگے بڑھ جانا چاہئے تھا، گویا یہ کہہ لیں کہ بوڑھے لوگوں کی ایک تنظیم کا ابتدائی دور ہے یا بوڑھے لوگوں کا بچپنا ہے اور اللہ کے فضل سے اس وقت یہاں جو بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے فضل الٰہی انوری صاحب شاید طالب علم رہے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ سب سے بڑی عمر کے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ذہنی لحاظ سے بالکل alert ہیں۔ تو یہ بھی نہیں کہا جاسکتا کہ آپ لوگ اس عمر کو پہنچ گئے ہیں جس کا قرآن کریم میں ارذل العمر کا بیان ہوا ہے کہ انسان جب ایسی عمر کو پہنچ جاتا ہے، جہاں پھر بچپنے کی طرف واپسی شروع ہوجاتی ہے۔ لیکن بعض کام جو ہونے چاہئے تھے جیسا کہ انہوں نے رپورٹ میں کہا اور جو وعدے تھے جو جذبہ تھا اس کو قائم نہیں رکھا جاسکا اور نہ صدر نہ انتظامیہ قائم رکھ سکتی ہے جب تک ہر ممبر میں ایک جوش اور

جذبہ نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تعلیم الاسلام کالج ایک وہ درسگاہ تھی جب تک جماعت کے پاس رہی اور خاص طور پر اس زمانہ کے لوگ جنہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دور میں اس میں وقت گزارا کہ کس طرح ماں سے بڑھ کر اس درسگاہ نے ہمیں سنبھالا۔ پس اس درسگاہ کا یہ حق بنتا ہے کہ اس میں پڑھنے والے طلباء جنہوں نے اس کے نام پہ ایک ایسوسی ایشن قائم کی ہے اس کی لاج رکھتے ہوئے جو بھی منصوبے آپ نے بتائے ہیں اس کے پورا کرنے میں بھرپور کردار ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عرفان صاحب سے میں پوچھ رہا تھا ان کے مطابق تو یہاں ٹی آئی کالج کے پڑھے ہوئے جتنے لوگ ہیں، سٹوڈنٹس ہیں، انہوں نے ابھی پوری طرح ممبر شپ بھی نہیں لی اور جو ممبر ہیں وہ بھی اس طرح Active نہیں جس طرح ہونے چاہئیں۔ آپ اس ایسوسی ایشن کے بنانے میں Pioneer ہیں اور آپ کی دیکھا دیکھی یو۔کے میں بھی ایسوسی ایشن قائم ہوئی۔ یو۔کے میں پہلے کچھ قائم ہوئی پھر اس کا بھی وہی حال ہوا، سال دو سال بننے کے بعد Dormant ہو گئی۔ پھر نئے سرے سے ان کو جوش آیا اور آج سے دو سال پہلے جو دوبارہ جوش ان کو آیا تو اس میں بعض کام انہوں نے بڑے اچھے کئے ہیں۔ اسی طرح امریکہ میں اسی طرح کینیڈا میں تو سب لوگ آپ کی دیکھا دیکھی ایسوسی ایشن قائم کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس یہ شکوہ جو انتظامیہ کو اپنے ممبران سے ہے اس کو دور کرنے کی کوشش کریں تبھی ہم اس ایسوسی ایشن کو اس نہج پہ چلا سکتے ہیں، ان مقاصد کو پورا کر سکتے ہیں جس کے لئے آپ نے یہ ایسوسی ایشن بنائی ہے۔ اگر تو صرف Get Together ہے تو پھر تو سال میں ایک دفعہ پانچ دس یورو Contribute کر کے آپ ایک دعوت کر سکتے ہیں اور دو چار شعر سنائے، کچھ باتیں کیں، کچھ کہانیاں سنیں، کچھ سنائیں اور مجلس برخاست ہو گئی تو اس کا تو کوئی فائدہ نہیں۔ فائدہ تو تبھی ہے جب کسی مقصد کو پورا کرنے کے لئے آپ اس ایسوسی ایشن کو ذریعہ بنائیں اور آپ کے مقاصد ایسے تھے جو شروع میں بیان کئے گئے۔ جس جذبہ کے ساتھ یہ ایسوسی ایشن شروع کی گئی میرا خیال تھا کہ انشاء اللہ اچھا کردار ادا کریں گے۔ ایک تو Organize ہو کے، کالج کی اپنی ایک انفرادیت قائم ہو جائے گی۔ آپ کے بچوں کو بھی پتہ لگے گا کہ ہم لوگ کس طرح اپنی اس درسگاہ کی روایت کی حفاظت کرنے والے ہیں جس نے ہمیں ماں کی طرح پالا اور کیا کیا ذمہ داریاں ہمارے پہ ہیں جن کو ہم نے پورا کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

عرفان صاحب نے اپنی رپورٹ میں کہا کہ باوجود اس کے کہ ہماری توجہ دلانے کے کہ بچوں کو ساتھ لے کے آئیں، نہیں آتے رہے، لیکن آج جو مجھے نوجوان چہرے نظر آ رہے ہیں اگر وہ یہاں کے، خود اپنی مرضی سے آئے ہوئے بچے نہیں ہیں اور نوجوان نہیں ہیں اور Old Students کے بچے ہی ہیں تو ان نوجوانوں کی تعداد مجھے بوڑھوں سے زیادہ نظر آ رہی ہے۔ پرانے طلباء سے زیادہ نظر آ رہی ہے۔ پس ان میں شوق پیدا کرنے کے لئے ان کی پسند کے بھی کوئی پروگرام بنانے چاہئیں تا کہ ان کو بھی احساس رہے کہ جو نیکیاں ہمارے بڑوں نے جاری رکھنے کا عہد کیا اس کو ہم نے بھی پورا کرتے رہنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

چوہدری حمید صاحب نے بتایا اسی طرح عرفان صاحب نے بھی رپورٹ میں پیش کیا کہ نظارت تعلیم کو بچوں کی فیس کے لئے آپ نے ایک وظیفہ مقرر کیا تھا دس طلباء کو ہم خرچ دیں گے آپ کو باہر رہتے ہوئے یہ اندازہ نہیں جیسا کہ چوہدری حمید صاحب نے بھی بیان کیا کہ شاید دگنی فیس ہو گئی ہو، ان ملکوں میں رہتے ہوئے جب آپ دیکھتے ہیں Inflation rate اتنا بڑھ گیا ہے تو جو غریب ملک ہیں اور خاص طور پر پاکستان جیسا ملک جہاں ارباب حکومت جو ہیں ان کا کام صرف اپنی جیبیں بھرنا اور قوم کے خزانے خالی کرنا ہے، کوئی توجہ نہیں دینا ہے، وہاں تو Economy کا بہت برا حال ہے اور وہی بچہ عام پرائمری سکول میں جس کا خرچ آج سے چھ سات سال پہلے دس سال پہلے زیادہ سے زیادہ پانچ چھ سو روپے ہوا کرتا تھا وہ آج چھ سات ہزار روپے ہوتا ہے۔ بہر حال کل پرسوں میں ڈاک میں دیکھ رہا تھا نظارت تعلیم کا مجھے خط آیا اور انہوں نے شکریہ ادا کیا تھا اور آج اتفاق سے آپ کی میٹنگ ہے تو میں بھی شکریہ ادا کر دوں کہ جو وعدہ آپ نے کیا تھا اس رقم کو پورا کرنے کا رقم ان کو پہنچ گئی ہے اور ان کی اطلاع مجھے آئی تھی، رپورٹ آئی تھی کہ جرمنی والوں نے وہ رقم دے دی ہے۔ بہر حال اس کے لئے آپ لوگوں کا شکر گزار ہوں کیونکہ شکر گزاری تو انسان کو ہر حالت میں کرنی چاہئے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں ایسوسی ایشن اگر اپنے ممبران سے مستقل رابطہ رکھے اور ممبران خود ایک جذبہ کے تحت اپنی اس درسگاہ کے تقدس کو سامنے رکھتے ہوئے اور اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اپنا حق ادا کرنے کی کوشش کریں تو احمدی بچوں کے لئے آپ بہت کچھ کر سکتے ہیں۔ بہت سارے لوگ یہاں ہیں اور اب یہاں آپ ایک یورو دیتے ہیں تو تقریباً سو روپے کے برابر ہے یا اس سے زیادہ ہوگا۔ لیکن اس سے وہاں جب خرچ کیا جا رہا ہوتا ہے تو ایک غریب بچے کے لئے بہت بڑی نعمت ہوتی ہے۔ یہاں آپ کے بچے برگر کھاتے ہیں اور جب ساتھ ایک ٹن کوک کا پی لیتے ہیں تو کم از کم تین چار یورو خرچ کر لیتے ہیں۔ تو اگر ایک برگر اپنے بچے کا بچالیں اس کو احساس دلا دیں، نوجوان ہیں، وہ دیکھ لیں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

امیر صاحب کو تو آپ پہ اور بھی زیادہ حسن ظنی تھی، ان کو میں نے کہا کہ حسن ظنی اچھی چیز ہے لیکن اتنی زیادہ بھی حسن ظنی نہ رکھیں۔ ان کا خیال تھا کہ جو ایسوسی ایشن ہے اتنی امیر ہے کہ ہمیں سو بیوت سکیم میں ہر سال ایک بیت بنا کے دے سکتی ہے۔ تو بہر حال میں نے کہا فی الحال ان کو پاکستان کے بچوں کا جو وظیفے کی رقم انہوں نے وعدہ کیا ہوا ہے وہی پوری کر لیں تو غنیمت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور جہاں تک ویب سائٹ کا تعلق ہے اس میں تو بڑا اچھا مواد ڈال رہے ہیں، لیکن ایک رسالہ بھی چھپنا چاہئے، یو۔کے ایسوسی ایشن نے رسالہ کا اجراء کر دیا ہے اور اس میں بعض پرانے سٹوڈنٹس کے اچھے مضامین آتے ہیں۔ اس سے بھی دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس میں ایک صفحہ جرمن زبان میں رکھ دیں تو آپ کے جو نوجوان بچے یہاں ہیں ان کو بھی احساس ہو جائے گا کہ ایسوسی ایشن کیا چیز ہے اور ہمارے ماں باپ نے جس طرح تعلیم حاصل کی اور جس طرح کے حالات میں پھر یہاں آئے اور یہاں جس طرح ہمیں تعلیم حاصل کرنے کے مواقع مل رہے ہیں، آسانیاں ہیں، تو اس کا شکرانے کے طور پر ہمیں کیا کچھ کرنا چاہئے تو اسی طرح آگے جاگ لگتی چلی جاتی ہے اور نیکیاں قائم رہتی ہیں تو یہ نیکیوں کی جاگ لگانا بھی ایسوسی ایشن کا کام ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

غیر از جماعت کی بھی انہوں نے مثال دی ہے اور بھی میں جانتا ہوں بہت سارے ہیں جو اس پرانے زمانہ کے غیر از جماعت تھے، اب چنیوٹ جو ہمارے ساتھ شہر ہے اور ربوہ کی اور احمدیوں کی دشمنی میں بڑھا ہوا شہر ہے، لیکن وہاں سے اس زمانہ میں جتنے اچھے لڑکے تھے ٹی آئی کالج میں پڑھنے کے لئے آیا کرتے تھے اور چنیوٹ کا جتنا اچھا talent تھا یہیں سے پڑھا ہوا ہے اس میں ڈاکٹر بھی بنے ہیں انجینئر بھی بنے ہیں۔ میرے بھی کلاس فیلو ہیں اور یہاں آ کے ان کی سوچ بالکل اور ہوتی تھی۔ پڑھنے کے لئے روزانہ ربوہ آتے تھے، پانچ چھ سات گھنٹے جو کالج میں گزارتے تھے وہ یہ لگتا ہی نہیں تھا کہ یہ لوگ اس شہر کے رہنے والے ہیں جہاں احمدیوں کے متعلق مولویوں کے زیر اثر سوائے مغلظات کے اور کچھ نہیں کہا جاتا۔ ہمیشہ تعریف کرنے والے ادب کرنے والے احترام کرنے والے طلباء تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بچوں کے لئے میں یہ بھی بتا دوں کہ استاد کا جو مقام ہے وہ باپ کے برابر ہے۔ تو یہاں کے بچوں کو ہمیشہ یہ یاد رکھنا چاہئے کہ ان سکولوں میں جو آپ پڑھ رہے ہیں تو اپنے اساتذہ کو یہی مقام آپ کو یہاں دینا چاہئے اور اکثریت جہاں تک میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ سکولوں کے ہیڈ ٹیچرز سے یا ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے لوگوں سے جرمنی میں بھی اور دوسرے ملکوں میں میری بات ہوئی ہے ان کو یہ بڑا واضح فرق نظر آتا ہے کہ احمدی بچے دوسرے بچوں سے مختلف ہیں اور یہی اعلیٰ اخلاق ہیں جو ہم میں قائم رہنے چاہئیں۔ تو اس کی نگرانی بھی والدین کا کام ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ میں سے بہت سارے ایسے ہیں جن کے اب بچے تو نہیں لیکن ان کے آگے بچوں کے بچے ایسے ہیں جو سکولوں میں جانے والے ہیں۔ جب تک زندگی ہے اپنی کوششیں ہمیں جاری رکھنی چاہئیں۔ 74ء سے پہلے ربوہ کا ماحول بڑا خوبصورت ماحول ہوتا تھا، پھر سکول Nationalise ہو گئے۔ اب کالج کا یہ حال ہے کہ ایک غیر احمدی استاد نے جو بطور سٹوڈنٹ وہاں پڑھتے رہے تھے لکھا کہ میں ٹی آئی کالج کے سامنے سے گزر رہا تھا اور اس کی حالت دیکھ کر مجھے رونا آ گیا کہ کیا وہ زمانہ تھا جب یہ درسگاہ سارے علاقے میں مشہور تھی، گیمز میں، پڑھائی میں اور ایک مقام رکھتی تھی اور آج وہاں اس کا کوئی پرسان حال نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس باہر سے آنے والے ربوہ شہر کے لئے یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کی رونقوں کو دوبارہ قائم کرے، ان درسگاہوں کو دوبارہ وہ مقام ملے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک وقت تک تو اس وجہ سے کہیں گورنمنٹ کی پالیسی یہی رہے تو جو بھی ادارہ ہم بنائیں گے Nationalise نہ ہو جائے۔ ادارے نہیں بنائے گئے۔ لیکن اب پچھلے چھ سات سال آٹھ سال سے بلکہ دس بارہ سال پہلے ایک دو سکول بنائے گئے لیکن پچھلے پانچ چھ سال میں، لڑکیوں کے سکول، سیکنڈری سکول، بلکہ کالج، سیکنڈری کالج، ایف ایس سی تک کے بنائے گئے ہیں بلکہ اب Recently میں نے اجازت دی ہے اور ایک نیا منصوبہ شروع کیا ہے۔ جو جامعہ نصرت ہے اس میں تو اس حد تک بری حالت تھی کہ پڑھائی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اس لئے ہماری بچیاں بھی ایف ایس سی کے مضامین پڑھنے کے لئے چنیوٹ جاتی تھیں۔ وہاں جانے سے بچانے کے لئے اب ہم نے جہاں ایف ایس سی کی سیکنڈری سکول کی کالج کی کلاسیں ہوتی تھیں وہاں

اب انشاء اللہ آئندہ ایک دو ہفتوں میں بی ایس سی کی Evening کلاسیں شروع ہو جائیں گی اور ان کو وہ تعلیم جو چنیوٹ میں مہیا ہوتی تھی وہ تو ہوگی بلکہ اس سے بہتر ہوگی۔ تو اب سکول بھی بہت سارے کھل گئے ہیں نئے سکولوں کی عمارتیں بھی تعمیر ہوئی ہیں لیکن اب پڑھائی کے اخراجات اتنے بڑھ گئے ہیں کہ ایک بہت بڑا بوجھ ہے جو پاکستان کی جماعت برداشت کر رہی ہے۔ اگر باہر کے لوگ بھی ان کی مدد کریں تو بہت فائدہ ہوسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور سائنس کے لئے خاص طور پہ لیبارٹریز وغیرہ کی بڑی ضرورت ہوتی ہے۔ جس پہ بڑے اخراجات ہوتے ہیں۔ تو بہت ضرورت ہے اس بات کی کہ آپ لوگ اپنی ایسوسی ایشن کو آرگنائز کر کے منصوبہ بندی کریں کہ کس حد تک آپ پاکستان کے غریب احمدی طلباء کی مدد کر سکتے ہیں جن کو پڑھائی کے حق سے ہی محروم کیا جا رہا ہے۔ بہت ساری جگہیں ایسی ہیں جہاں احمدی طلباء کو سکولوں سے نکالا گیا کہ تم احمدی ہو۔ تو ان کو بہر حال ربوہ میں لایا جاتا ہے وہاں سمونے کی کوشش کی جاتی ہے تاکہ ان کی پڑھائی ضائع نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہاں تک ہے کہ آپ سن کے حیران ہوں گے کہ سیکنڈری ایجوکیشن کا بورڈ جو ہے انہوں نے اس دفعہ میٹرک کے اور ایف ایس سی وغیرہ کے داخلہ فارم میں یہ خانہ درج کر دیا کہ یہ لکھو کہ تمہارا مذہب کیا ہے؟ آگے پھر نیچے Instruction تھی کہ جو احمدی لڑکے ہوں گے جو فارم احمدی طلباء کے، لڑکوں یا لڑکیوں کے آئیں گے، ان کی مارکنگ کے لئے علیحدہ Examiner مقرر ہوں گے۔ یہ اس حد تک Discrimination ہے۔ تو اس لئے مجبوراً ہمیں اب وہاں آغا خان بورڈ سے جو نیا شروع ہوا ہے کے ساتھ جماعت کے سارے اداروں کو رجسٹر کروانا پڑا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بھی میں آج آپ کو بتا دوں کہ سکول اور کالجز کا 96-1995ء میں فیصلہ ہوا تھا کہ جتنے اداروں کے تنظیموں کے سکول قومیائے گئے ہیں، Nationalise ہوئے ہیں وہ واپس کر دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ایک ایک سال کی سٹاف کی تنخواہ جمع کرادی جائے اور عیسائی سکولوں نے جمع کروائی، ان کو کچھ ملے۔ کچھ کراچی میں ہندو پارسیوں کے سکول تھے ان کو ملے۔ ہم نے بھی جمع کروائی، میں اس زمانہ میں ناظر تعلیم ہوتا تھا بڑی کوشش سے ہر جگہ جا کے خیر کسی طرح فنڈ اکٹھا کر کے کروڑوں میں رقم تھی وہ جمع کروائی اور جیسے کہ حکومت کی عادت ہے وہ بھی ہضم کر لی اور سکول بھی واپس نہیں ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہم اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح ہمارے ادارے واپس ہو جائیں تو ہم دوبارہ اس طرح ان کا وہ معیار بحال کرنے کی کوشش کریں جو کسی زمانہ میں ہوا کرتا تھا۔ لیکن بہر حال اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اب نئے سکول اور کالجز جو کھلے ہیں جیسا کہ چوہدری حمید صاحب نے بھی ذکر کیا ہے، بڑے اچھے Well Equiped فرنیچر وغیرہ کے لحاظ سے بھی اور لیبارٹریز کے لحاظ سے بھی ہیں تو جہاں تک جماعت پاکستان کی کوشش ہے وہ بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ اپنے اداروں کو چلائیں اور احمدی بچوں کو سنبھالیں۔

اسی طرح احمدی طلباء جو مختلف شہروں میں پڑھ رہے ہیں، ان کے وظائف ہیں، وہ بھی دیئے جاتے ہیں تو بہر حال یہ تو جماعت کا فرض ہے چاہے یہاں سے مدد جائے یا نہ جائے یا کہیں کوئی اور کرے یا نہ کرے لیکن جو احمدی بچہ ہے اس کا Talent ضائع نہیں ہونا چاہئے اور اس کے لئے بھرپور کوشش کی جاتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ دعا بھی کریں کہ اللہ تعالیٰ وہاں ایسا ماحول پیدا کرے کہ احمدی بچوں کو جو تعلیم حاصل کرنے کے مواقع ہیں وہ آسانی سے ہمیشہ مہیا ہوتے چلے جائیں اور جو قانونی روکیں ہیں یا قانون کی آڑ میں جو ظالمانہ عمل ہیں حکومت اور ان کے کارندوں کے یا سکول چلانے والی انتظامیہ کے، ان کو بھی اللہ تعالیٰ دور فرمائے۔

چوہدری محمد علی صاحب کا ذکر ہوا جو بھی بزرگان پیغام بھیجنے والے تھے، ان میں بھی سب سے بڑی عمر کے، ماشاء اللہ چوہدری محمد علی صاحب ہیں اور وہ بھی اس وقت بڑے Active ہیں اس لحاظ سے کہ باوجود بیماری کے، سال میں مہینہ دو مہینہ Hospital بھی رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی کتب کا انگلش میں ترجمہ بڑی محنت سے کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو جزا بھی دے اور ان کی عمر و صحت میں برکت بھی ڈالے۔ ان کے لئے بھی دعا کریں۔ بس ان چند باتوں کے ساتھ میں یہاں اپنی باتیں ختم کرتا ہوں۔

آخر پر یہی کہوں گا میں، کہ اللہ تعالیٰ کرے یہ ایسوسی ایشن پہلے سے بڑھ کر فعال ہو اور اپنا کردار ادا کرنے کی طرف بھرپور توجہ دینے والی ہو۔ جزاک اللہ

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔

بعد ازاں تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے بعض پرانے طلباء نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اپنا منظوم کلام پیش کیا۔

ساڑھے دس بجے یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ جس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس مئی 1901ء میں پیدا ہوئے اور 13 اکتوبر 1966ء کو وفات پائی۔ آپ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے نامور مقرر مناظر اور مربی تھے۔ اس کے علاوہ آپ قوت تحریر سے مالا مال تھے۔ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خالد احمدیت کا لقب عطا فرمایا تھا۔

آپ جماعت احمدیہ کی پہلی مربیان کلاس کے چار طلباء میں سے ایک تھے۔ دینی تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ نے تحریر و تقریر کے ذریعے جماعت احمدیہ کی خدمات انجام دیں۔ 1925ء سے 1928ء تک آپ شام میں خدمت دین کے لئے رہے۔ دسمبر 1927ء میں آپ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا جس سے آپ شدید زخمی ہوگئے بعد ازاں حکومت فرانس نے جو شام پر حکمران تھی آپ کو ملک سے نکل جانے کو کہا۔ آپ فلسطین حیفا تشریف لے گئے جہاں آپ نے پہلی احمدیہ بیت الذکر کبابیر میں 1931ء میں تعمیر کرائی اور مخلص فلسطینی احمدیوں پر مشتمل ایک جماعت قائم کی۔ فروری 1936ء سے 1938ء تک آپ امام بیت الفضل لندن رہے۔ آپ لندن تشریف لے گئے تو نو بیاہتا بیوی پیچھے چھوڑ گئے عرصہ دس سال کے بعد واپس تشریف لائے۔

حضرت مصلح موعود کی طویل علالت کے دوران خطبات جمعہ و عیدین پڑھانے کی خدمت آپ کے سپرد رہی۔ آپ نے تین درجن کے قریب کتب تصنیف فرمائیں۔

آپ کی ایک اہم ترین خدمت کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا انڈکس تیار کرنا تھا جو روحانی خزائن کے پہلے ایڈیشن میں ہر کتاب کے ساتھ موجود ہے۔ الشرکۃ کے پہلے مینجنگ ڈائریکٹر کے طور پر آپ نے سب سے پہلے کتب حضرت بانی سلسلہ کو 23 جلدوں میں روحانی خزائن کے نام سے چھپوانے کی غیر معمولی سعادت حاصل کی۔

حضرت مولانا 1962ء سے تا وفات ناظر اصلاح و ارشاد کے منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ لمبے عرصے تک ربوہ کے صدر عمومی رہے۔ مجلس کارپرداز کے صدر رہے۔

خدمت دین کے اعتبار سے آپ نے قابل فخر زندگی گزاری۔ آپ نہایت مؤثر مقرر تھے۔

آپ کے ایک صاحبزادے محترم مولانا منیر الدین شمس صاحب مربی سلسلہ ہیں آپ کینیڈا میں امیر و مربی انچارج رہے۔ آجکل لندن میں ایڈیشنل وکیل التصنیف ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے آپ کی وفات پر فرمایا:

”ہمارے بزرگ ہمارے بھائی ہمارے دوست مکرم مولوی جلال الدین صاحب شمس ہم سے جدا ہوئے۔ خدا کی رضا کی خاطر انہوں نے اپنی زندگی کو گزارا اور میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے اپنی وفات کے بعد خدا تعالیٰ کی ابدی رضا کو حاصل کیا“۔

(الفضل 19 اکتوبر 1966ء)

اطلاعات و اعلانات

ملازمت کے مواقع

❁ حکومت پاکستان وزارت اطلاعات ونشریات کے تحت پاکستان ایمبیسی کالج بیجنگ (PECB) کو پرنسپل اور اساتذہ درکار ہیں۔ رابطہ کیلئے فون نمبر: 086-10-655322715

❁ گورمے فوڈ کو برانچ سپروائیزر، کیشئر، سیلز مین اور سیکورٹی گارڈ کی ضرورت ہے۔ رابطہ فون نمبر 0323-4917106, 042-35145306

❁ ایک ورکشاپ کو لاہور میں آٹو الیکٹریشن، سی این جی ٹیکنیشن، مکینکل ٹیکنیشن اور وھیل الائنمنٹ اینڈ بیلنسنگ ٹیکنیشن درکار ہے۔ رابطہ فون نمبر 111-008-009

❁ تعمیر مائیکرو فنانس بینک کو پاکستان کے مختلف شہروں کیلئے ڈیٹا اینٹری آپریٹر، ریلیشن شپ آفیسر، کسٹمر سروس آفیسر، ایڈمن آفیسر اور تجربہ کار ڈرائیورز اور سیکیورٹی گارڈز کی ضرورت ہے۔ رابطہ کیلئے 38 سوک سینٹر برکت مارکیٹ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور۔

❁ سہارا فار لائف ٹرسٹ کو لاہور میں اکاؤنٹس آفیسر اور نارووال میں ریڈیالوجسٹ کی ضرورت ہے۔ فون 03214800406, 042-111-800-111

(نظارت صنعت و تجارت)

نئے ذوق اور جدت کے ساتھ
گوندل بینکویٹ ہال اینڈ موبائل کیٹرنگ
خوبصورت انٹیریئر ڈیکوریشن اور لذیذ کھانوں کی لامحدود ورائٹی زبردست ائیرکنڈیشننگ
(بکنگ جاری ہے)
047-6212758,0300-7709458
0300-7704354,0301-7979258

خبریں

امن اور صلح کا راستہ اختیار کریں وزیراعظم

نے بلوچستان سے مسخ شدہ لاشیں ملنے اور ٹارگٹ کلنگ کے واقعات پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ بلوچستان میں بیرونی مداخلت کے شواہد موجود ہیں۔ ملک تاریخ کے اہم موڑ پر کھڑا ہے۔ دہشت گرد اور مذہبی انتہا پسند ہتھیار پھینک کر امن وصلح کا راستہ اختیار کریں۔

ذکاء اشرف نئے چیئرمین کرکٹ بورڈ صدر

پاکستان نے زرعی ترقیاتی بینک کے صدر ذکاء اشرف کو پی سی بی کا نیا چیئرمین مقرر کر دیا ہے اور اس سلسلے میں باقاعدہ نوٹیفکیشن بھی جاری کر دیا گیا ہے۔

لیبیا میں فورسز اور مخالفین میں جھڑپیں لیبیا

کے شہر سرت میں معمر قذافی فورسز اور مخالفین میں شدید جھڑپیں جاری ہیں۔ کئی دنوں سے جاری جھڑپوں کے باعث شہریوں کو مشکلات کا سامنا ہے۔ جھڑپوں میں مزید 20 افراد ہلاک جبکہ 80 افراد زخمی ہوگئے ہیں۔

عراق میں 2 بم دھماکے سیکیورٹی حکام کے مطابق پہلا بم دھماکہ اکاس کے ہمسایہ میں ہوا جبکہ دوسرا دھماکہ ایمرجنسی سروسز کے اہلکاروں کے موقع پر پہنچنے پر ہوا۔ دونوں بم دھماکوں کے نتیجہ میں 13 افراد ہلاک جبکہ 19 افراد زخمی ہوگئے۔

فلوریڈا کے کئی شہروں میں شدید بارشیں

امریکی ریاست فلوریڈا میں کئی روز سے جاری بارشوں نے کئی شہروں میں سیلابی کیفیت پیدا کر دی نشیبی علاقوں میں پانی گھروں میں داخل ہوگیا۔ متعدد علاقوں میں بجلی کی فراہمی معطل جس کی وجہ سے نظام زندگی بری طرح معطل ہو کر رہ گیا۔ محکمہ موسمیات نے مزید بارشوں کی پیشگوئی کی ہے۔

قطر کے پہلے جدید ترین سیٹلائٹ کی خلا میں روانگی مشرق وسطی، شمالی افریقہ اور وسطی ایشیا میں وسیع ترکیمونیکیشن نیٹ ورک کیلئے قطر اپنا جدید ترین سیٹلائٹ 2012ء میں خلاء میں بھیجے گا۔ ذرائع ابلاغ کی رپورٹس کے مطابق جدید ترین سیٹلائٹ ایشیائل کو خلا میں بھیجنے کیلئے قطر کی سپریم کونسل آف انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن ٹیکنالوجی اور فرانسیسی کمپنی کے مابین 300 ملین ڈالر کا معاہدہ طے پا گیا ہے۔ 2012ء میں خلاء میں بھیجا جانے والا یہ سیٹلائٹ تھری ڈائمینشنل ٹی وی سٹیشنز پر مشتمل ہوگا۔ جو کہ تمام ریڈیو سٹیشنز کو بھی کور کرے گا۔ اس جدید سیٹلائٹ کی بدولت انٹرنیٹ سمیت تمام جدید ٹیکنالوجی سے وسیع پیمانے پر استفادہ کیا جاسکے گا۔

والی بال ٹورنامنٹ

(مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مجلس صحت کے تعاون سے آل ربوہ حلقہ وائز والی بال ٹورنامنٹ مورخہ 19 ستمبر تا یکم اکتوبر 2011ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح مورخہ 19 ستمبر 2011ء کو بمقام دارالفتوح شرقی ربوہ کی گراؤنڈ میں مکرم ندیم احمد صاحب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مقامی نے دعا کے ساتھ کیا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 11 حلقہ جات کی ٹیموں نے شرکت کی جن کو چار پولز میں تقسیم کیا گیا۔ ہر پول کی پہلی دو بہترین ٹیموں کو کوارٹر فائنل کیلئے چنا گیا۔ اس کے بعد سیمی فائنل کا آغاز ہوا۔ اس ٹورنامنٹ کا فائنل میچ دارالفتوح شرقی اور دارالنصر شرقی محمود کے درمیان کھیلا گیا جو ایک دلچسپ مقابلہ کے بعد دارالفتوح شرقی نے جیت لیا۔ ٹورنامنٹ میں فائنل میچ سمیت کل 15 میچز کھیلے گئے۔ جن میں تقریباً 48 خدام کھلاڑیوں نے شرکت کی۔ ٹورنامنٹ کی اختتامی تقریب یکم اکتوبر 2011ء کو والی بال گراؤنڈ دارالفتوح شرقی میں فائنل میچ کے بعد منعقد ہوئی۔ تقریب کے مہمان خصوصی محترم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت مرکزیہ تھے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم زاہد محمود صاحب ناظم صحت جسمانی ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔ ازاں بعد محترم مہمان خصوصی نے کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم کئے اور اپنی قیمتی نصائح سے نوازا۔ آخر پر محترم مہمان خصوصی نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

رسہ کشی ٹورنامنٹ 2011ء

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

محض خدا تعالیٰ کے فضل سے مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کو مجلس صحت کے تعاون سے آل ربوہ رسہ کشی ٹورنامنٹ مورخہ 30 ستمبر تا 8 اکتوبر 2011ء منعقد کروانے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ کے میچز کا آغاز 30 ستمبر 2011ء کو بعد نماز فجر گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں کیا گیا۔ ٹورنامنٹ میں ربوہ بھر سے 32 ٹیموں اور 400 سے زائد اطفال نے شرکت کی۔ کل 31 میچز کھیلے گئے۔ ٹورنامنٹ کے تمام میچز ناک آؤٹ سسٹم کی بنیاد پر گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد کروائے گئے۔ ٹورنامنٹ کا فائنل میچ دارالبرکات اور کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ کی ٹیموں کے درمیان کھیلا گیا۔ جس میں دارالبرکات کی ٹیم نے فتح پائی۔ اس کے بعد اختتامی تقریب تقسیم انعامات مورخہ 8 اکتوبر 2011ء کو گھوڑ دوڑ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم شاہد محمود صاحب سیکرٹری صحت جسمانی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی نے رپورٹ پیش کی۔ اس پروگرام کے مہمان خصوصی مکرم وسیم احمد امتیاز صاحب نے اطفال کو قیمتی نصائح سے نوازا اور اعزاز پانے والے اطفال اور حلقہ جات میں انعامات تقسیم کئے۔ آخر پر مہمانوں کو ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

ربوہ میں طلوع وغروب 13۔ اکتوبر

طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:07
زوال آفتاب	11:55
غروب آفتاب	5:41

تبدیلی نام

مکرمہ مبارکہ بی بی صاحبہ تحریر کرتی ہیں۔ میں نے اپنا نام ''مبارکہ تبسم حمید'' سے بدل کر ''مبارکہ بی بی'' رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

درخواست دعا

مکرم محمد حیدر گھمن صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ لکھتے ہیں۔

خاکسار کے خالو مکرم سعید احمد بھٹی صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ بائی پاس تجویز ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے بچائے۔ آمین

کوٹھی برائے فروخت

ناصر آباد غربی میں واقع ایک عدد کوٹھی رقبہ ایک کنال میں سے 10 مرلہ علیحدہ سے بھی خرید سکتے ہیں بہترین لوکیشن (کارنر) برائے فوری فروخت گیس، پانی، فون وغیرہ کی سہولت میسر ہے

مکان نمبر 36-35 ناصر آباد غربی 047-6212029

0333-6704061

رفیق دماغ دماغ کی کمزوری کیلئے بچوں کیلئے خاص طور پر مفید ہے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

NASIR ناصر

Ph:047-6212434

ضرورت سٹاف

میٹرک پاس لیڈیز سٹاف کی ضرورت ہے۔ ایسی بچیاں جو نرسنگ کا کام سیکھنا چاہتی ہیں رابطہ کریں۔

مریم میڈیکل سنٹر یادگار چوک ربوہ

0476213944,0476214499

FR-10

Business Setup in Dubai

All Types of Trade License processing, LLC, Branch Free Zone offshore,Local Sponsor Arrangement, Legal Changes in Existing Companies,Add/Remove partners & Heirs, Liquidation, Contract to protect Foreign Invsetors, Accounting, Loans- Feasibility.

Contact: Pakistan +92 21 36366110 Ext. 355
Dubai +971 4 2501150
Dubai +971 50 3819394
Email: info@daraljazeera.com

COSMEDERM LASER کوسمیڈرم لیزر

غیر ضروری بالوں کا مستقل خاتمہ • ایشیائی جلد کیلئے جدید ترین مشین

Other Available Treatments acne acne scarring, fillersbotox, pigmentation, hair transplant

147-M Gulberg 3- Off Ferozepur Road Lahore

0321-4431936,By appt only
042-35854795
RWP Branch 0333-5221077